اویس راجا

نئی نسل کا شاعر جس نے پرانی نسل کو چونکا دیا

جمیل عثمان

رفیع الدین راز کا شعر ہے:

متاعِ آرزو اشکوں کی صورت آنکھ میں آ کر
ٹھہر جائے تو گوہر ہے جو بہہ جائے تو پانی ہے

اویس راجا کی متاع آرزو اشکوں کی صورت نہیں، لفظوں کی صورت ٹپکی اور اس کی آنکھ سے نہیں ، اس کے قلم کی نوک سے ٹپکی - راجا نے اپنے نعتیہ مجموعے کا نام "متاع" بالکل صحیح رکھا ہے - یہ اس کی کل متاع ہے - حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نوجوان کی محبت بڑے بڑے بزرگوں اور دینداروں کو شرماتی ہے- راجا کا دل عشقِ مصطفیٰ سے لبریز ہے اور اس کا اظہار اس نے کتنے طریقوں سے اس کتاب میں کیا ہے - لوگ تو چند نعتیں کہہ کر بس کر جاتے ہیں مگر راجا نے تو اس کتاب میں محبت و عقیدت کے دریا بہا دیے ہیں -

نبی کے نقشِ کفِ پا کی دھول شامل ہے
مرے خمیر میں عشقِ رسول شامل ہے   اور

نہیں سینے میں گر عشق_ محمد
تو یہ جینا بھی کوئی زندگی ہے   اور

عشق_ سرکار تو سلامت رہ
میرا ہونا تری بدولت ہے

یہ تو میں نے صرف تین شعر نکالے ہیں - راجہ کی پوری کتاب ایسے اشعار سے بھری پڑی ہے - واللہ کوئی ایک شعر بھی تو ہلکا نظر نہیں آیا -

اویس راجہ کی کتاب میں بہت سارے تاریخی حوالے ملتے ہیں جن کا انہوں نے اپنے اشعار میں جا بجا استعمال کیا ہے - ان حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ تاریخ پر اویس کی گہری نظر ہے اور ان کا مطالعہ بہت وسیع ہے - پوری کتاب ایسے اشعار سے بھری پڑی ہے - میں صرف چند مثالیں پیش کرتا ہوں:

جو عورت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے میں غلاظت پھینکتی تھی اس کا ذکر ہے:

مائی کوڑا نہ پھینک پائے اگر
خود عیادت کو جا پہنچتا ہے

حضرت بلال، جن کے بارے میں ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

عرش والے بھی سنتے تھے جس کو
کیا اذاں تھی اذان_ بلالی

انہی حضرت بلال کے بارے میں راجہ کا شعر دیکھئے:

جن کی اذان اذن_ سحر ہو گئی اویس
عشق_ نبی سے ہو گئے حضرت بلال خاص

ہجرت کی رات حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر سو گئے تھے - اس کا ذکر اویس نے کس انداز میں کیا ہے:

کس درجہ مطمئن شب_ ہجرت ہیں بوتراب
تیغ و سناں کے سائے میں اوڑھے ہوئے لحاف

مسجد نبوی میں جب تک منبر نہیں بنا تھا اس وقت تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک تنے سے ٹیک کر خطبہ دیا کرتے تھے - جب منبر بن گیا اور حضور (ص) خطبہ دینے اس پر تشریف لے گئے تو کھجور کے اس تنے سے آہ و بکا کی آوازیں آنے لگیں - اویس نے تنے کی گریہ و زاری کو اس طرح بیان کیا ہے:

تنا کھجور کا رویا تھا ہجر_ اقدس میں
اسی تنے کی محبت کا پیرو کار ہے دل

اور ہجرت کے وقت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق نے غار_ ثور میں پناہ لی تھی تو ایک وقت آیا کہ حضور صدیق_ اکبر کے زانو پر سر رکھ کر سو گئے تھے - صدیق اکبر کا پیر پھیلا ہوا تھا اور جہاں ان کی ایڑی تھی وہیں ایک سوراخ میں ایک زہریلا کیڑا نظر آیا - حضرت ابوبکر نے وہ سوراخ اپنی ایڑی سے بند کر دیا - کیڑا ان کی ایڑی میں کاٹتا رہا لیکن وہ ہلے نہیں، صرف اس لئے کہ رسول اکرم کی نیند میں خلل نہ آئے - اس واقعے کو اویس نے کس خوبصورتی سے نظم کیا ہے:

کٹ رہی ہے دفاع_ احمد میں
ایڑی جو غار کے شگاف میں ہے

اویس راجہ نے اپنی کتاب میں بہت سارے خوبصورت استعارے اور تلمیحات استعمال کیے ہیں - ان کی کتاب کے ایک ایک شعر سے عشق رسول جھلکتا ہے- ایک وارفتگی ہے جس کا برملا اظہار ہو رہا ہے - اویس ایک کیفیت میں بہتا جا رہا ہے اور اپنے ساتھ قاری کو بہائے لیے جا رہا ہے - اس کا ہر شعر گویا دل کو چھو لیتا ہے ، جیسے یہ چند اشعار دیکھیے:

آ جائے مرے دل کی دعاؤں میں اثر کاش
اک بار سجے آپ کے نعلین سے گھر کاش

آنے لگے ہیں ان کے خیالات احتیاط
کیجے زمین_ نعت میں گر بات احتیاط   اور

مرے سینے میں اک غار_ حرا ہے
جو محو_ انتظار_ مصطفیٰ ہے

اس کتاب میں اویس کا ڈکشن ہی جدا معلوم ہوتا ہے - جیسے یہ شعر:

جس نے بھی ان کو مان لیا ہے اڑے بغیر
نکلے گا اپنی قبر سے تازہ سڑے بغیر

گرچہ الفاظ ذرا کرخت ہیں لیکن شعر کا جواب نہیں -

ان کی ایک اور نعت کے یہ دو شعر دیکھیے:

مرے ماں باپ بھی قربان ان پر
مرا گھر بار، گھر بار_ غلامی

شمار ان کے غلاموں میں نہ ہو گر
کہاں کھلتے ہیں اسرار_ غلامی

اویس راجہ کی کتاب پڑھتے ہوئے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ فن_ نعت گوئی کے افق پر ایک درخشاں ستارہ تا دیر جگمگانے کے لئے طلوع ہو چکا ہے - میں اویس راجہ کو اس کتاب کی اشاعت پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں -